فون نمبر ۴۹ - تار کا پتہ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ
عَسَىٰ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ

یوم شنبہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

۲۵ ربیع الثانی ۱۳۸۲ھ

الفضل ربوہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
بیرون پاکستان
سالانہ ۴۵ "

جلد ۵۱/۱۶ | ۲۵ تبوک ۱۳۴۱ ہش | ۲۵ ستمبر ۱۹۶۲ء | نمبر ۲۲۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

نخلہ ۲۳ ستمبر ۱۹۶۲ء بوقت دس بجے صبح

پرسوں حضور کو کچھ ضعف کی شکایت ہوگئی تھی۔ کل دن بھر حضور کی طبیعت نسبتاً اچھی رہی۔ رات نیند آگئی۔ اِس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قوالیاں اور شعر سننے سے جو سرور حاصل ہوتا ہے وہ محض ایک عارضی چیز ہے

سچائی کا کمال یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنی وفاداری دکھلائے

"بعض انسانوں کو دیکھو گے کہ قوالیاں اور شعر سنکر وجد و طرب میں آجاتے ہیں۔ مگر جب مثلاً ان کو کسی شہادت کے لئے بلایا جائے تو عذر کریں گے کہ ہمیں معاف رکھو ہمیں تو فریقین سے تعلق ہے ہمیں اس معاملہ میں داخل نہ کرو۔ پس سچائی کا اظہار نہ کریں گے۔ ایسے لوگوں کے وجد و سرور سے دھوکا نہیں کھانا چاہیئے۔ جب کسی ابتلا میں آجاتے ہیں تو اپنی صداقت کا ثبوت نہیں دے سکتے۔ ان کا وجد و سرور قابلِ تعریف نہیں۔ یہ وجد و سرور ایک عارضی چیز اور طبعی امر ہے۔ بعض منکرین اسلام جن کو تمام پاکبازوں سے دلی عداوت ہے وہ بھی اس سرور سے حصہ لیتے ہیں۔ ایک متعصب ہندو مثنوی مولوی رومی رحمۃ اللہ علیہ پڑھ کر سرور حاصل کرتا تھا حالانکہ وہ دشمنِ اسلام تھا کیا تم سانپ کو پاکباز مانو گے جو بانسری سنکر سرور میں آجاتا ہے، یا اونٹ کو خدا رسیدہ قرار دو گے جو خوش الحانی سے نشہ میں آجاتا ہے۔ سچائی کا کمال جس سے خدا تعالیٰ خوش ہوتا ہے یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنی وفاداری دکھلائے۔ ایسے انسان کا تھوڑا عمل بھی دوسرے کے بہت عمل سے بہتر ہے۔ مثلاً ایک شخص کے دو نوکر ہیں۔ ایک نوکر دن میں کئی دفعہ اپنے مالک کی خدمت میں آکر سلام کرتا ہے اور ہر وقت اس کے گرد و پیش رہتا ہے۔ دوسرا اس کے پاس بہت کم آتا ہے۔ مگر مالک پہلے کو بہت قلیل تنخواہ دیتا ہے اور دوسرے کو بہت زیادہ۔ اس لئے کہ وہ جانتا ہے کہ دوسرا ضرورت کے وقت اس پر جان بھی دینے کے لئے تیار ہے اور وفادار ہے اور پہلا کسی کے بہکانے سے مجھے قتل کرنے پر بھی آمادہ ہو جائے گا یا کم از کم مجھے چھوڑ کر کسی دوسرے کی ملازمت اختیار کرلیگا۔ اسی طرح اگر کوئی شخص خدا تعالیٰ سے وفاداری کا تعلق نہیں رکھتا مگر پنج وقتہ نماز ادا کرتا ہے اور اشراق تک بھی پڑھتا ہے بلکہ کئی ایک اور اوراد بھی تجویز کئے ہوئے ہیں تو وہ خدا تعالیٰ کی نظر میں ایک وفادار انسان سے کوئی نسبت نہیں رکھتا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ ابتلا کے وقت وفاداری نہیں دکھلائے گا۔"

(الحکم ۱۷ اپریل سنہ ۱۹۰۱ء)

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی صحت

ربوہ ۲۴ ستمبر۔ حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی طبیعت پہلے کی نسبت اچھی ہے۔ کمزوری بھی رفتہ رفتہ کم ہو رہی ہے۔ احباب جماعت شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

چندہ وقف جدید

جملہ سیکرٹریان مال جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ چندہ وقف جدید کی جمع شدہ رقوم جلد از جلد بھجوا دیں۔ نیز جن دوستوں نے ابھی تک وعدوں کی ادائیگی نہیں کی ان سے وصولی کی پوری کوشش فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(ناظم مال وقف جدید)

ملک عزیز احمد صاحب سابق مبلغ انڈونیشیا فوت ہو گئے

(حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا تار کے ذریعہ اطلاع دیتے ہیں کہ ملک عزیز احمد صاحب سابق مبلغ انڈونیشیا فوت ہو گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ملک صاحب مرحوم کنجاہ ضلع گجرات کے رہنے والے تھے اور سالہا سال جاوا سماٹرا میں اسلام اور احمدیت کے مبلغ رہے ہیں اور انہوں نے جاوی زبان میں قرآن مجید کے ترجمہ میں بھی مدد دی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور کمزوریوں کو معاف فرمائے اور ان کے والد اور دیگر پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔

خاکسار: مرزا بشیر احمد
ربوہ ۲۲ ستمبر ۱۹۶۲ء

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ **الفضل** ربوہ
مورخہ ۲۵ ستمبر ۱۹۶۲ء

مودودی صاحب کا اسلام

مودودی صاحب نے جو چھ نکات پاکستان میں ملت کی اصلاح اور استحکام کے لئے اپنی موچی دروازہ والی تقریر میں پیش کئے ان میں سے ہم پہلے نکتہ کی حقیقت گذشتہ اداریہ میں بیان کر چکے ہیں۔ مودودی صاحب فرماتے ہیں کہ پہلی اہم ترین بات یہ ہے کہ اسلام کو تسلیم کیا جائے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ تسلیم کرنے سے آپ کا کیا مطلب ہے؟ مگر یہ بات ایسی ہے جو آج مودودی صاحب نے نہیں کہی بلکہ خود قائد اعظم نے بھی بار بار کہی ہے اور یہاں تک فرمایا ہے کہ ہمیں قرآن کریم کی موجودگی میں کسی نئے دستور کے وضع کرنے کی ضرورت نہیں۔

پھر پاکستان کے ہر وزیر اعظم نے بھی یہی کہا ہے اور خان لیاقت علی خان کی وزارت میں ہی یہ قرارداد مقاصد پاس کی گئی تھی کہ پاکستان کا دستور اسلامی اصولوں کے مطابق بنایا جائے گا۔ سوال یہ ہے کہ پھر مودودی صاحب کا اس سے کیا مطلب ہے۔ ہمارے قیاس کے مطابق مودودی صاحب کا اس سے صرف یہ مطلب ہے کہ جو اسلام وہ خود پیش کرتے ہیں اس کے مطابق اسلامی دستور بنایا جائے اور جو توجیہات وہ اسلام کی کرتے ہیں ان کے مطابق اسلامی قانون نافذ کیا جائے۔

حقیقت یہ ہے کہ مودودی صاحب ایک ایسا اسلام پیش کرتے ہیں جس کو قرآن و سنت سے قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے۔ ان کا اسلام ایک خود ساختہ نظریہ جبریہ ہے جو لادینی نظاموں کی طرح از قسم فاشزم یا اشتراکیت اوپر سے بالجبر ٹھونسا جاتا ہے جس اسلام میں مودودی صاحب کی خود ساختہ تعبیر قرآن و سنت کو اس طرح عوام پر ٹھونسا جاتا ہے کہ انسان کی آزادی ضمیر اسی طرح سلب ہو جاتی ہے جس طرح آج روس میں ہو رہا ہے۔ جہاں ہر کہ "شک آرد کافر گردد" کا دور چلتا ہے۔ جہاں ذرا ذرا سے انکار پر خون کی ندیاں بہہ جاتی ہیں۔ جہاں کسی شخص کے عقیدہ کا ایک جزو دیکھ کر اس کو مرتد قرار دیا جا سکتا ہے اور پھر یہ کہہ کر اس کی گردن پر تلوار رکھدی جاتی ہے کہ اگر نیا مذہب جو تم نے اختیار کیا ہے اس میں سچے ہو تو خوشی سے ہماری تیار کردہ پھانسی پر چڑھ جاؤ۔

اگر مودودی صاحب کے اسلام (امن و سلامتی) کی تھوڑی سی جھلک دیکھنا ہو تو ان کا رسالہ "مرتد کی سزا اسلامی قانون میں" کا آخری حصہ ملاحظہ کیجئے آپ کے چودہ طبق انشاء اللہ تو روشن ہو جائیں گے اور آپ کو نظر آ جائے گا کہ اسلام ہے کس بلا (نعوذ باللہ) کا نام۔ نسلی مسلمانوں کے ساتھ جو (خدا نہ کرے) آپ کے برپا کردہ اسلامی انقلاب میں گزریگی اس کا اندازہ مندرجہ بالا عبارت سے لگا لیجئے۔ فرماتے ہیں:۔

"میرے نزدیک اس کا حل یہ ہے
واللہ الموفق للصواب کہ جس علاقہ میں اسلامی انقلاب رونما ہو وہاں کی مسلمان آبادی کو نوٹس دے دیا جائے کہ جو لوگ اسلام سے اعتقاداً و عملاً منحرف ہو چکے ہیں اور منحرف ہی رہنا چاہتے ہیں وہ تاریخ اعلان سے ایک سال کے اندر اندر اپنے غیر مسلم ہونے کا باقاعدہ اظہار کر کے ہمارے نظام اجتماعی سے باہر نکل جائیں"۔ اس مدت کے بعد ان سب لوگوں کو جو مسلمانوں کی نسل سے پیدا ہوئے ہیں مسلمان سمجھا جائے گا۔ تمام قوانین اسلامی ان پر نافذ کئے جائیں گے۔ فرائض و واجبات دینی کے التزام پر انہیں مجبور کیا جائے گا۔ اور پھر جو کوئی دائرۂ اسلام سے باہر قدم رکھے گا اسے قتل کر دیا جائے گا۔ اس اعلان کے بعد انتہائی کوشش کی جائیگی کہ جس قدر مسلمان زادوں اور مسلمان زادیوں کو کفر کی گود میں جانے سے بچایا جا سکتا ہے بچا لیا جائے۔ پھر جو کسی طرح نہ بچائے جا سکیں انہیں دل پر پتھر رکھ کر ہمیشہ کے لئے اپنی سوسائٹی سے کاٹ پھینکا جائے اور اس عمل تطہیر کے بعد اسلامی سوسائٹی کی نئی زندگی کا آغاز صرف ایسے مسلمانوں سے کیا جائے جو اسلام پر راضی ہوں"۔
(رسالہ مرتد کی سزا اسلامی قانون میں صفحہ ۷۶)

چنگیز اور ہلاکو کو مطعون کرنے والو۔ تیمور اور نادر شاہ پر قتل عام کا الزام دھرنے والو۔ حجاج بن یوسف کے مظالم گنانے والو۔ لاؤ اس نظریہ اسلام کی نظیر؟ ساری دنیا کی تاریخ اول سے لیکر آج تک چھان مارو اب "نیرو" آپ کا ہیرو پیدا کر سکیں گے۔ بچوں والو ذرا غور کرو کس قسم کا اسلامی انقلاب ہے جو مودودی صاحب نہایت سادگی کے ساتھ پاکستان میں لانا چاہتے ہیں۔ بھارت میں مسلمانوں پر جو سختیاں ہو رہی ہیں وہ اس کے سامنے کیا حقیقت رکھتی ہیں اس لئے ان کا ماتم کیوں کرتے ہو۔ مت روؤ۔ آنکھیں پونچھ لو۔ پاکستان مسلم زادیوں اور زادیوں کی خیر مناؤ۔

حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں ایک بھی نام کا مسلمان نہیں ہے جو نہ صرف اپنے ملک میں بلکہ ساری دنیا میں اسلامی اصولوں کی حکومت نہیں چاہتا۔ ایک مردہ سے مردہ مسلمان ہمیں بتا دو جو اسلام کا غلبہ نہیں چاہتا مگر ایسے دل گردہ والا "انسان نما" آپ کو کیا ملے گا۔ جو اسلام زادوں اور اسلام زادیوں کو ایسی مبارک ہلاکت سے سرفراز کر سکتا ہے۔ دوستو یہ کوئی جذباتی باتیں نہیں ہیں یہ اسلام ہے۔ چنانچہ مودودی صاحب اپنے اسی رسالہ میں پہلے فرماتے ہیں:۔

"لا اکراہ فی الدین کے معنی یہ ہیں کہ ہم کسی کو اپنے دین میں آنے کے لئے مجبور نہیں کرتے اور واقعی ہماری روش یہی ہے مگر جسے آ کر واپس جانا ہو اسے ہم پہلے ہی خبردار کر دیتے ہیں کہ یہ دروازہ آمد و رفت کے لئے کھلا ہوا نہیں ہے لہذا اگر آتے ہو تو یہ فیصلہ کر کے آؤ کہ واپس نہیں جانا ہے ورنہ براہ کرم آؤ ہی نہیں۔ کوئی بتاؤ کہ آخر اس میں تناقض کیا ہے؟ بلاشبہ ہم نفاق کی مذمت کرتے ہیں اور اپنی جماعت میں ہر شخص کو صادق الایمان دیکھنا چاہتے ہیں مگر جس شخص نے اپنی حماقت سے خود اس دروازے میں قدم رکھا جس کے متعلق اسے معلوم تھا کہ وہ جانے کے لئے کھلا ہوا نہیں ہے وہ اگر نفاق کی حالت میں مبتلا ہوتا ہے تو یہ اس کا اپنا قصور ہے اسکو اس حالت سے نکالنے کے لئے ہم اپنے نظام کی برہمی کا دروازہ نہیں کھول سکتے وہ اگر ایسا ہی راستی پسند ہے کہ منافق بن کر نہیں رہنا چاہتا بلکہ جس چیز پر اب ایمان لایا ہے اس کی پیروی میں صادق ہونا چاہتا ہے تو اپنے آپ کو سزائے موت کے لئے کیوں نہیں پیش کرتا؟

ہاں یہ اعتراض بظاہر کچھ وزن رکھتا ہے کہ اسلام جب خود اپنے پیرووں کو تبدیل مذہب پر سزا دیتا ہے اور اسے قابل مذمت نہیں سمجھتا تو دوسرے مذاہب کے پیرو اگر اپنے ہم مذہبوں کو اسلام قبول کرنے پر سزا دیتے ہیں تو وہ ان کی مذمت کیوں کرتا ہے؟ لیکن ان دو رویوں میں بظاہر جو تناقض نظر آتا ہے فی الواقع وہ نہیں ہے بلکہ اگر دونوں صورتوں میں ایک ہی رویہ اختیار کیا جاتا تو البتہ تناقض ہوتا اسلام اپنے آپ کو حق کہتا ہے اور بالکل خلوص کے ساتھ حق ہی سمجھتا ہے اس لئے وہ حق کی طرف آنیوالے اور حق سے منہ موڑ کر واپس جانے والے کو مساوی مرتبہ پر ہرگز نہیں رکھ سکتا۔ حق کی طرف آنے والے کے لئے یہ حق ہے کہ اسکی طرف آئے اور جو اس کی راہ میں مزاحمت کرتا ہے وہ مذمت کا مستحق ہے اور حق سے واپس جانے والے کے لئے یہ حق نہیں ہے کہ اس سے واپس جائے اور جو اسکی راہ روکتا ہے وہ مذمت کا مستحق نہیں ہے۔ تناقض اس رویہ میں نہیں ہے، البتہ اگر اسلام اپنے آپ کو حق بھی کہتا اور پھر ساتھ ہی اپنی طرف آنیوالے اور اپنے سے موڑ کر جانے والے کو ایک ہی مرتبہ میں رکھتا تو بلاشبہ یہ ایک متناقض طرز عمل ہوتا"۔
(منہ صفحہ ۵۰-۵۱)

کتنا مدلل کلام ہے۔ ایسا مدلل کلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے تو ہو نہیں سکتا ضرور مودودی صاحب کے دل پر یہ کلام کسی اور طرف سے نازل ہوا ہے۔

تنزل علی کل افاک
اثیم۔ (شعراء ۲۲۳)

بچارے (نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ کو تو صرف اتنی دلیل ہی سوجھی تھی کہ

قد تبین الرشد من الغی

یعنی چونکہ غی رشد سے تمیز کر دی گئی ہے اس لئے دین میں اکراہ نہیں مگر مودودی صاحب نے یہ نکتہ بیان فرمایا ہے کہ آؤ خوشی سے مگر جانے نہ پاؤ۔ یہ کوئی کھیل تماشہ ہے؟ یہ اسلام ہے یعنی امن اور سلامتی! لکھتے ہیں:۔

"ہم ایسے لوگوں کے لئے اپنی جماعت کے اندر آنے کا دروازہ بند کر دینا چاہتے ہیں جو تلون کے مرض میں مبتلا ہیں اور نظریات کی تبدیلی کا کھیل تفریح کے طور پر کھیلتے رہتے ہیں اور جن کی رائے اور سیرت میں وہ استحکام سرے سے موجود ہی نہیں ہے جو ایک نظام زندگی کی تعمیر کے لئے مطلوب ہوتا ہے کسی نظام زندگی کی تعمیر ایک نہایت سنجیدہ کام ہے جو جماعت اس کام کے لئے اٹھے اس میں لہری طبیعت کے کھلنڈرے لوگوں کیلئے کوئی جگہ نہیں ہو سکتی۔ اس کو صرف ان لوگوں سے مرکب ہونا چاہیئے جو واقعی سنجیدگی کے ساتھ اس نظام کو قبول کریں

(باقی دیکھیں صفحہ ۵ پر)

برکاتِ خلافت کے لمبا ہونے کے لئے دُعائیں کرو

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

چند دن سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق فکر پیدا کرنے والی اطلاعات چھپ رہی ہیں۔ یعنی آجکل حضور کو ضعف بھی کسی قدر زیادہ ہے اور بعض اوقات اعصابی بے چینی بھی رہتی ہے اور رات کے ابتدائی حصہ میں بے خوابی کی تکلیف بھی ہوجاتی ہے۔

مَیں جانتا ہوں کہ جماعت کے مخلصین بڑے درد دل کے ساتھ حضور کی صحت اور شفایابی کے لئے دعائیں کر رہے ہیں۔ مگر بعض طبیعتوں میں حضور کی بیماری کے لمبا ہوجانے کی وجہ سے بے چینی بھی پیدا ہو رہی ہے۔ اور دوسری طرف جماعت کے بعض دوست حضور کی شفایابی کے لئے خوابیں بھی دیکھ رہے ہیں۔ خوابوں کی حقیقی تعبیر تو خدا جانتا ہے۔ اور تقدیر کا معاملہ بھی خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے جو اس نے اپنی حکیمانہ مصلحت کے ماتحت پردۂ غیب میں رکھا ہوا ہے۔ دوست بہرحال دعائیں جاری رکھیں کیونکہ بندے کا کام مانگنا ہے اور یہ کام خدا تعالیٰ کا ہے کہ وہ کسی دعا کو ظاہری صورت میں قبول کرے یا جیسا کہ حدیث میں آتا ہے اس کی برکات کو اخروی زندگی کے لئے ذخیرہ کرلے۔

بعض انبیاء تک نے سالہا سال کی لمبی بیماری کاٹی ہے پھر بعض کو اللہ تعالیٰ نے شفا دے دی اور بعض کا وقت پورا ہوگیا اور خدا نے انہیں اپنی طرف اٹھالیا۔ ہمارے آقا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فداہ نفسی قریباً دو ہفتے تپ محرقہ میں مبتلا رہے اور ان ایام میں صحابہ نے حضور کی صحت کے لئے کس کس رنگ میں اور کیسے درد و سوز کے ساتھ دعائیں کی ہونگی اس کا اندازہ صرف وہی شخص کرسکتا ہے۔ جسے اس بے نظیر عشق کا علم ہو جو صحابہؓ کے دل میں اپنے پیارے آقا کے لئے تھا۔ لیکن چونکہ الیوم اکملت لکم دینکم کا ارشاد نازل ہوچکا تھا اس لئے خدا کی مشیّت پوری ہوئی اور قبل از وقت انتباہ کے باوجود کئی صحابہؓ کو جن میں حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ جیسے جلیل القدر صحابی بھی شامل تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات بے وقت نظر آئی اور وہ حضور کے غم میں دیوانوں کی طرح ہوگئے۔

پس جہاں میں دوستوں کو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے لئے دعا کی یاددہانی کراتا ہوں وہاں مَیں خدائے رحیم و کریم کا شکر بھی ادا کرتا ہوں کہ اس نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی طویل خلافت کو ایسی غیر معمولی نصرتوں اور برکتوں سے نوازا ہے جس کی نظیر بہت کم ملتی ہے۔ دراصل اگر غور کیا جائے تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق وہ تمام الہامات پورے ہوچکے ہیں جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نازل ہوئے اور کوئی ایک نشانی بھی ایسی نہیں جس کے متعلق یہ کہا جاسکے کہ وہ حضور میں پوری نہیں ہوئی۔ اور خدا کا کلام ہر لحاظ سے اور اپنی ہر شان میں پورا ہوچکا ہے۔

خدا نے وعدہ فرمایا تھا کہ پسر موعود جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا اور دنیا جانتی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ذریعہ خدا تعالےٰ کی کئی جلالی شانیں منصۂ شہود پر آچکی ہیں۔ خدا نے فرمایا تھا کہ وہ دل کا حلیم ہوگا۔ اور جماعت نے دیکھ لیا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی جلالی طبیعت کے باوجود اس کثرت کے ساتھ حضور کے ذریعہ حضور کے حلم کا اظہار ہوا ہے کہ اس کی شمار نہیں۔ خدا نے فرمایا تھا کہ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا اور دوست جانتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے وقت ہم صرف تین بھائی تھے مگر کس طرح سالہا سال کی جدائی کے بعد اللہ تعالےٰ نے اپنے غیر معمولی تصرف سے ۱۹۳۰ء میں ہمارے بڑے بھائی مرزا سلطان احمد صاحب کو چھہتر سال کی عمر میں ہماری اخوت کے دائرہ میں کھینچ لایا۔ خدا نے فرمایا تھا کہ پسر موعود علوم ظاہری اور باطنی سے پُر کیا جائے گا اور جماعت کا بچہ بچہ دیکھ چکا ہے کہ رسمی تعلیم کے فقدان کے باوجود یعنی بغیر اس کے کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے کوئی ظاہری امتحان پاس کیا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے حضور کے قلم اور حضور کی زبان سے قرآن مجید کی تفسیر اور جلسہ سالانہ کی تقریروں کے ذریعہ ایسے علوم کے دریا بہائے کہ دنیا انہیں دیکھ کر عش عش کر اٹھی۔ پھر خدا تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ قومیں اس سے برکت پائیں گی اور آج دیکھ لو کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی دردمندانہ دعاؤں اور انتھک کوششوں کے نتیجہ میں اشتراکی ملکوں کو چھوڑ کر جن میں ہمارے مبلغوں کو جانے کی اجازت نہیں دنیا کے قریباً ہر ملک میں احمدی مبلغوں کے ذریعہ اسلام کا جھنڈا لہرا رہا ہے اور جن ملکوں میں احمدی مبلغ نہیں پہنچا ان میں بھی ساتھ کے ملکوں کے ذریعہ اثر پہنچ رہا ہے وغیرہ وغیرہ۔

پس یقیناً حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام پیشگوئیاں غیر معمولی شان کے ساتھ پوری ہوچکی ہیں اور حق یہ ہے کہ کوئی پیشگوئی بھی ایسی نہیں جس میں سنت اللہ کے مطابق اعتراض کیا جاسکے۔ پس لاریب خدا کی پیشگوئی پوری ہوئی۔ اور خدا کی نعمت اپنے کمال کو پہونچ گئی۔ اور اب ہماری دعاؤں کی غرض و غایت کسی مزید پیشگوئی کے پورا ہونے کے انتظار کی وجہ سے نہیں بلکہ برکاتِ خلافت کے لمبا ہونے کے لئے ہے۔ و نرجو من اللہ خیراً وما ذالك على الله بعزیز ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العظیم۔

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد

ربوہ ۲۱ ستمبر ۱۹۶۲ء بروز جمعہ

سال رواں تحریک جدید کا اختتام

اور

احباب کرام کا فرض

از مکرم الحاج چوہدری شبیر احمد صاحب بی۔اے وکیل المال اول تحریک جدید

تحریک جدید کا اٹھائیسواں سال ۳۱ اکتوبر ۱۹۶۲ء کو ختم ہو رہا ہے۔ وعدوں کا قریباً نصف حصہ ابھی واجب الوصول ہے بیرونی ممالک میں ہمارے جو مجاہدین اشاعت اسلام کے جہاد میں مصروف ہیں ان کے ساتھ سخت بے انصافی ہوگی۔ اگر ان بقیہ دو ماہ میں ان کے بجٹوں کو پورا نہ کیا گیا۔ پس اس مقصد کے لئے جملہ احباب جماعت اور خصوصاً عہدیداران کا فرض ہے کہ دن رات ایک کرکے ایک ایک پیسہ وصول کرنے اور مرکز کو جلد از جلد بھجوانے کی سعی بلیغ فرمادیں۔

مستقبل کی نیکیوں سے محرومی

اگر سال رواں کا بقیہ حصہ بھی عدم توجہگی کی حالت میں گذر گیا تو خدشہ ہے کہ بعض لوگ اس غلطی میں مبتلا ہوجائیں گے جس کا ذکر ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ تعالےٰ نے ان ارشادات میں فرمایا ہے:۔

"بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ چونکہ اب نیا سال شروع ہوگیا ہے۔ اس لئے ہمارا پچھلا سال معاف ہے مگر یہ بالکل غلط ہے خدا تعالےٰ سے کئے گئے وعدے اگر پورے نہ کئے جائیں تو ان کو اگلی نیکیوں کی بھی توفیق نہیں ملتی۔ یہ کسی بندے سے معاملہ نہیں بلکہ خدا تعالےٰ کے ساتھ معاملہ ہے جو عالم الغیب ہے"

عہدیداران جماعت کے لئے دوہرے ثواب کا موقعہ

بے شک اکثر عہدیدار حضرات اپنا حصہ بے باق کرچکے ہیں۔ لیکن ان کی باعث کے جملہ دوستوں کی ذمہ داری ان کے کندھوں پر ہے اور اگر وہ اس عرصہ میں وصولی پر ذاتی توجہ مرکوز فرماکر اپنی جماعت کے بجٹ کو پورا کرنے کا باعث ہوتے ہیں تو ان کے لئے دوہرے ثواب کی خوشخبری ہے جیسا کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایک موقعہ پر فرمایا:۔

"میں ان کارکنوں کو بھی جنہوں نے تحریک جدید کے کام کو اپنے ذمہ لیا ہوا ہے توجہ دلاتا ہوں کہ ان کو خدا تعالیٰ نے بہت بڑے ثواب کا موقعہ دیا ہے کہ وہ بھی بیدار ہوں اور اپنے مقاصد کی عظمت کو سمجھیں۔ انہیں صرف اپنے چندے کا ثواب نہیں ملتا بلکہ دوسروں کے چندے وصول کرنے کا بھی ثواب ملتا ہے"

حرفِ آخر

آخر میں یہ عرض کرنا بھی از حد ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ان دو مہینوں میں ہر حلقہ کی ۲۵ تاریخ تک کی وصولی مہینہ ختم ہونے سے پہلے مرکز میں پہنچادی جائے۔ مبادا کسی دوست کو شکایت کا موقعہ ملے کہ انہوں نے ادائیگی تو وقت کے اندر کی تھی۔ لیکن مرکز میں رقم ۳۱ اکتوبر کے بعد پہنچی۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق بخشے۔

(خاکسار: شبیر احمد وکیل المال اول)

مشرقی افریقہ میں تبلیغ اسلام

ربع صدی سے زائد عرصہ تک جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی اور اس کے نہایت وسیع اور خوشکن اثرات

(از مکرم شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ)

(قسط نمبر ۲)

عیسائیوں کا اعتراف شکست

جماعت احمدیہ کی اس منظم جدوجہد کا یہ اثر ہے کہ ہوا کا رُخ بدل گیا۔ اسلام کو زندہ اسلام قرار دیا جانے لگا۔ اور علی الاعلان عیسائیوں نے یہ اعلان کرنا شروع کر دیا کہ کلیسیا پہاڑ کی سی بلندی سے بہت تیزی سے نیچے گر رہا ہے۔ ایسٹ افریقہ کے کرسچن کونسل آف کینیا نے اپنے اخبار میں لکھا:۔

"ہمیں اس امر سے کلی اتفاق ہے کہ عیسائیوں نے جاہل عوام کو متعصب بنانے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ انہوں نے مسلمانوں کے عقائد پر تنگ دلانہ حملے روا رکھے۔ اس تمام کارروائی پر ہمیں بے حد افسوس ہے"۔

یہ ایک واضح اعتراف ہے۔ جس میں بناوٹ نہیں۔ تصنع نہیں۔ ناقابل انکار حقیقت کا اظہار ہے۔ مشرقی افریقہ میں حضرت امام جماعت احمدیہ کی نگرانی اور ہدایات کی تعمیل میں جس رنگ میں تبلیغ اسلام۔ اشاعت قرآن اور اسلامی علم کی حفاظت اور دشمنوں کے حملوں کا جواب دیا جاتا رہا ہے۔ اس کا ایسا گہرا اثر پڑ رہا ہے۔ کہ دشمن کہہ اُٹھا ہے کہ ہم نے اسلام اور بانی اسلام پر جو اعتراضات کئے تھے وہ جہالت اور تعصب کی وجہ سے تھے اور غیر روادارانہ طریق پر تھے یہ اعلان انہوں نے خود اپنے اخبار میں کیا۔ جماعت احمدیہ کی جدوجہد کا یہ شاندار ثمرہ ہی اس حقیقت کو الم نشرح کرنے کے لئے کافی ہے کہ اس زمانہ میں اسلام کی حفاظت کا کام خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے سپرد کیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو مسلمانوں کی ایک روحانی فوج بنایا تا وہ اسلامی علم کو سرنگوں نہ ہونے دے۔ اسلام کے جھنڈے کو غیر ملکوں میں اونچا رکھنے کا یہ کتنا شاندار اور قابل قدر کام ہے۔ جو احمدی مبلغین کے ذریعہ ایک نظام کے ماتحت انجام پا رہا ہے۔ احمدیت کی صداقت کو پرکھنے کے لئے تو یہی ایک بات کافی ہے

اب میں اسلام و کفر کی جنگ۔ یا روحانیت اور مادیت کی جنگ کا ایک اور اہم کارنامہ آپ کو بتاتا ہوں۔ جس سے اسلام کی برتری اور اسلام کی قوت کا مشرقی افریقہ میں زبردست مظاہرہ ہوا۔ اور وہ ڈاکٹر بلی گراہم کے ساتھ دعائیہ مقابلہ کا واقعہ ہے۔ ڈاکٹر بلی گراہم مشہور و معروف قابل ترین اور بین الاقوامی شہرت کا مالک عیسائیت کا مناد ہے۔ گذشتہ دنوں امریکہ کے خاص ایماء پر اس نے افریقہ کا دورہ کیا۔ کئی ماہ تک عیسائیت کے اس مناد کے دورے کے لئے میدان تیار کیا جاتا رہا۔ دن رات پروپیگنڈا کر کے لوگوں کو اس کے جلسوں میں جانے کے لئے تیار کیا گیا۔ بلا مبالغہ ہزاروں نہیں بعض اوقات لاکھ لاکھ آدمیوں نے اس کے جلسہ میں شرکت کی اسلام کو زک پہنچانے۔ نبی اسلامؐ کی تخفیف اور قرآن کریم کی تعلیم کو ناقابل عمل اور عیسائیت کو آخری لائحہ نجات بتانے کے لئے اپنے سارے زور۔ ساری قوت کے ساتھ وہ للکارتا ہوا اور حملہ پر حملہ کرتا ہوا مشرقی افریقہ پر پلہ بولنا ہی چاہتا تھا کہ ایک رات اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں بڑے زور سے تحریک کی کہ اٹھو اور دعا مانگو۔ گویا خاص کام کے لئے اللہ تعالیٰ کا کوئی منشاء ہے نیروبی کے اخبارات میں اطلاع شائع ہوئی کہ بلی گراہم آ رہا ہے۔ اسلام کے زندہ خدا پر کامل بھروسہ رکھتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کر کے میں نے ڈاکٹر بلی گراہم کو چیلنج دیا۔ میں نے اسلام کی صداقت ظاہر کرنے کے لئے انجیل کے اصولوں کی رو سے اسکے سامنے بذریعہ دعا بیماروں کو تندرست کرنے کا طریقہ پیش کیا۔ اس چیلنج سے اس پر سخت گھبراہٹ طاری ہوئی۔ اخبارات کے نمائندوں نے اسے بڑے سوالات کئے اور آخر اس نے صاف لفظوں میں کہا کہ مجھے عادو اور روحانیت سے کوئی تعلق نہیں ہے مجھے تو صرف تقریر کرنی آتی ہے

نیوز ایجنسیوں کے ذریعہ اسی رات ساری دنیا میں اس واقعہ کی اطلاع ہو گئی۔ ڈاکٹر بلی گراہم کو ہر طرف سے مجبور کیا جانے لگا کہ وہ اس چیلنج کو قبول کر کے عیسائیت کی صداقت کا ثبوت دے ورنہ عیسائیت کو اس سے سخت زک پہنچے گی مگر وہ اس چیلنج کو قبول کرنے پر تیار نہ ہوا۔ اسلام کے خلاف اس کی یلغار ختم ہو گئی اور اپنے ملک میں اور دوسرے ملکوں میں جس رنگ میں اس واقعہ کی اشاعت ہوئی اس سے اس کی شہرت کو بہت صدمہ پہنچا اور اسلام اور بانی اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا بول بالا ہوا۔ بہت سے مسلمانوں نے مجھے بعد میں کہا کہ آپ نے اسلام کا جھنڈا خوب اونچا رکھا ہے۔ افریقنوں پر یہ اثر تھا کہ اسلام میں روحانی قوت ہے۔ اسلام ایک بہت بلند روحانی مذہب ہے۔

حرف آخر

جماعتِ احمدیہ کی عظیم الشان تبلیغی جدوجہد کے نتیجہ میں اب وہاں ہوا کا رخ کس قدر تبدیل ہو چکا ہے اور عیسائیت کس بُری طرح پسپا ہو رہی ہے اور اس کے بالمقابل وہی درماندہ و نحیف و نزار اسلام کس طرح وہاں روز بروز ترقی کر رہا ہے اس کا اندازہ وہاں سے شائع ہونے والے اخبارات اور کتب سے بآسانی لگایا جا سکتا ہے خود عیسائی یہ کہنے پر مجبور ہو چکے ہیں کہ:۔

"یہ قدیم خیال کہ اسلام افریقہ میں ایک دم توڑتی ہوئی قوت کی حیثیت رکھتا ہے اب کلی طور پر غلط ثابت ہو چکا ہے اسلام اس تیزی سے لوگوں کو اپنا حلقہ بگوش بنا رہا ہے کہ عیسائیت قبول کرنے والے جملہ افراد کے بالمقابل دگنی تعداد میں لوگ اسلام قبول کر رہے ہیں"۔

(رومن کیتھولک رپورٹ برائے افریقہ)

اسی طرح نیروبی کے مشہور اخبار "ایسٹ افریقن سٹینڈرڈ" نے لکھا:۔

"پہلے یہ خیال کیا جاتا تھا کہ افریقہ کے دروازے عیسائیت کے لئے ہمیشہ ہی کھلے ہیں لیکن اب یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ بند ہوتے جا رہے ہیں۔

بعض لوگوں کا تو دعوےٰ یہ ہے کہ اسلام عیسائیت کے مقابلے میں دس گنا زیادہ رفتار کے ساتھ پھیل رہا ہے۔ براعظم افریقہ کے ایک سرے سے لیکر دوسرے تک عیسائی مشن قائم کر کے اسلام کی اس وسعت پذیر ترقی کو روکنے کی جو حکمت عملی بنائی گئی تھی وہ بظاہر کتنی ہی اچھی کیوں نہ ہو کامیاب ثابت نہیں ہوئی"۔

سکول آف اورینٹل سٹڈیز لندن کے پروفیسر لنڈن ہیرس عرصہ دراز تک مشرقی افریقہ میں بطور مشنری کام کرتے رہے ہیں انہوں نے "اسلام مشرقی افریقہ میں" (Islam in East Africa) کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے اس میں وہ رقمطراز ہیں:۔

"موجودہ صدی کے آغاز میں عیسائی مصنفین اس بات پر زور دے رہے تھے کہ سیاسی طاقت کے بغیر اسلام کوئی حیثیت نہیں رکھتا اور یہی وجہ ہے کہ اسلام اب افریقہ میں زندہ نہیں رہ سکتا لیکن آج کوئی شخص بھی سنجیدگی کے ساتھ اس بات کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ اسلام کا چیلنج اب بھی موجود ہے اور حقیقت یہ ہے کہ سیاسی زندگی کے نت نئے اتار چڑھاؤ کی وجہ سے یہ چیلنج اور بھی زیادہ قوت حاصل کر چکا ہے"۔

یہی مشنری پروفیسر اسی کتاب میں مزید لکھتے ہیں:۔

"اپنے تمام ہم عصروں میں احمدی اپنے مذہب اور معتقدات کے دفاع کی زیادہ اہمیت دکھتے ہیں۔ اسلامی دنیا میں بالعموم خال خال قسم کے مبلغ موجود نہیں ہیں۔ یہ بات خاص طور پر اہم ہے کہ برصغیر پاک و ہند کے تمام اسلامی فرقوں میں سے صرف یہی ایک ایسا فرقہ ہے جو قبائلی افریقہ میں اپنے پاؤں جمانے اور اپنے لئے جگہ بنانے میں کامیاب رہا ہے"۔

خود عیسائی مصنفین اور عیسائی اخبارات کے یہ منہ بولتے اقتباسات اس امر پر گواہ ہیں کہ آج مشرقی افریقہ میں جماعت احمدیہ کی مجاہدانہ کوششوں کے نتیجے میں صورت حال یکسر بدل چکی ہے۔ کہاں وہ دن جب یہ کہا جاتا تھا کہ اسلام کا جنازہ نکلنے ہی کو ہے اور کہاں آج خود عیسائی یہ کہہ رہے ہیں کہ اسلام افریقہ میں دن دوگنی رات چوگنی ترقی کر رہا ہے اور افریقہ کے دروازے عیسائیت کے لئے بند ہوتے جا رہے ہیں یہ وہ عظیم الشان انقلاب ہے جو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلاۃ والسلام کی پیشگوئی کے عین مطابق خدائی تقدیر کے بروئے کار آنے سے رونما ہوا ہے یہ انقلاب بڑھتا اور زور پکڑتا ہی چلا جائے گا عیسائی دنیا اسے روکنے کی ہزار کوششیں کرے وہ اپنی ان کوششوں میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔ افریقہ میں اسلام کا غالب آنا ایک خدائی تقدیر ہے جسے دنیا کی کوئی طاقت بدل نہیں سکتی خدائی فیصلہ صادر ہو چکا ہے کہ افریقہ کا آئندہ مذہب اسلام ہو گا جیسا کہ اسلام کے غلبہ اور اسکی فتح کی خبر دیتے ہوئے حضور علیہ السلام آج سے ۷۰ سال قبل فرما چکے ہیں کہ:۔

"سچائی کی فتح ہو گی اور اسلام کے لئے پھر اسی تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آ چکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے

کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے وقتوں میں چڑھ چکا ہے۔ (ماہنامہ الفرقان اگست ۶۲ء صفحہ ۴۲)

اس وقت افریقہ ہم سب کی خصوصی توجہ کا مستحق ہے افریقہ نے سب سے پہلے اسلام کو حبشہ میں پناہ دی تھی افریقہ نے اسلام کے ابتلا میں آرام و تسکین مہیا کی تھی اس احسان کو عالم اسلام کبھی فراموش نہ کرے گا اور عالم اسلام اس احسان کا بدلہ افریقہ کے ساتھ احسان ہی سے دے گا اور وہ احسان یہی ہوگا کہ وہ اسے اسلام کا زندگی بخش پیغام دے گا اور اس طرح اس کی تمام مشکلات کو اسلام کے ذریعے حل کرنے کی کوشش کرے گا۔

بقیہ لیڈر صفحہ ۲ سے آگے :-

اور جب قبول کرلیں تو دل و جان سے اس کے قیام اور اس کی تعمیر میں لگ جائیں لہٰذا یہ عین حکمت و دانش ہے کہ ہر اس شخص کو جو اس جماعت کے اندر آنا چاہتا ہے پہلے مطلع کر دیا جائے کہ یہاں سے پلٹ کر جانے کی سزا موت ہے تاکہ وہ داخل ہونے سے پہلے سو مرتبہ سوچ لے کہ آیا اُسے ایسی جماعت میں داخل ہونا چاہیئے یا نہیں اس طرح جماعت میں آئے گا ہی وہ جسے کبھی باہر جانا نہ ہوگا۔"

(مرتد کی سزا اسلامی قانون میں صفحہ ۹۴)

یہ ہے وہ اسلام جو مودودی صاحب کے نزدیک قرآن و سنت کا اسلام ہے، خون خون ہر طرف خون۔

چوہدری محمد ظفر اللہ خاںؓ کا اعزاز پاکستان کا اعزاز ہے

جنرل اسمبلی کے صدارتی انتخاب میں کامیابی پر ایک معاصر کا اداریہ مقالہ

مشہور انگریزی روزنامہ سول اینڈ ملٹری گزٹ نے محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے جنرل اسمبلی کا صدر منتخب ہونے پر اپنی ۲۱ ستمبر ۱۹۶۲ء کی اشاعت میں جو اداریہ نوٹ شائع کیا ہے اس کا ترجمہ ذیل میں شائع کیا جارہا ہے:-

"چوہدری محمد ظفر اللہ خان کا اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا صدر منتخب ہونا جس قدر آپ کی اپنی ذات کے لئے عزت افزائی کا موجب ہے اسی قدر یہ امر پاکستان کے لئے بھی ایک اعزاز کی حیثیت رکھتا ہے اس منصب جلیلہ پر چوہدری صاحب موصوف کو بہت بھاری اکثریت سے منتخب کیا گیا ہے یہ گویا ممبران اقوام متحدہ کی طرف سے ایک رنگ میں اعتراف ہے اس گوناگوں اور مختلف النوع تجربہ کا جو آپ کو قومی اور بین الاقوامی دونوں میدانوں میں حاصل ہے۔

کسی مرحلہ پر بھی آپ کی کامیابی مشتبہ نہ تھی (یعنی صاف نظر آرہا تھا کہ اس منصب جلیلہ پر آپ کو منتخب کرلیا جائے گا) بایں ہمہ اس مقابلہ کا ایک دلچسپ پہلو یہ بھی ہے کہ بھارت نے اس میں غیر معمولی دلچسپی لی اور لی بھی چوہدری صاحب کے خلاف چوہدری صاحب کی مخالفت کا مطلب یہ ہے کہ اس نے اس معاملہ میں پاکستان کی مخالفت کی بھارتی حکومت کو یقیناً یاد ہوگا کہ آج سے نو سال قبل پاکستان نے کس کھلے دل کے ساتھ اسی منصب کے لئے بھارت کے نامزد امیدوار کی حمایت کی تھی۔ بڑی جائز اور معقول وجوہات کی بناء پر اس وقت پاکستان جنرل اسمبلی کے صدارتی انتخاب میں مسز پنڈت کی مخالفت کرسکتا تھا لیکن اس نے نہ صرف یہ کہ کوئی مخالفت نہیں کی بلکہ خود اپنا ووٹ بھی ان کے حق میں ڈالا

واقعہ یہی ہے کہ بھارت نے اس موقع پر اپنی من مانی خواہشات اور تعصبات کو ایک ایسی انجمن تک پہنچانے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھا جسے اس قسم کے تعصبات سے پاک رکھنا ضروری ہے جہاں تک اس معاملے میں بھارت سے حمایت کی توقع رکھنے کا سوال تھا پاکستان کو یہ توقع نہ تھی کہ بھارت ۱۹۵۳ء میں اس کے ساتھ کی گئی مروت کے جواب میں مروت کا ثبوت دے گا لیکن اس قیاس کی گنجائش موجود تھی کہ شاید وہ تنگدلانہ تعصبات کو ترک کر کے ایک ایسے مقام اجتماع میں جسے ہر قسم کی تنگدلی سے بالا رکھنا ضروری ہے افراد اور معاملات کا جائزہ لینے میں وسعت نظری کا ثبوت دے بہر حال بھارت کا طرز عمل پاکستان کے لئے نہ خلاف توقع ہے اور نہ کسی تعجب یا اچنبہ کا باعث یقیناً بھارت کی یہی وہ روش ہے جو اقوام متحدہ میں کشمیر کے مسئلہ پر نہ ختم ہونے والے تعطل کی ذمہ دار ہے

کئی اعتبار سے پاکستان واضح اور نمایاں طور پر اس امر کا زیادہ اہل اور سزاوار ہے کہ اسے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی جیسے اہم ادارے میں صدارت کے منصب پر فائز ہونے کا اعزاز دیا جائے وہ ہمیشہ ہی اقوام متحدہ کے مقاصد اور مطمح ہائے نظر کی بے ساختہ اور بے لوث حمایت کرتا رہا ہے اور ہر علاقے کی اقوام کے حق خود اختیاری کی علمبرداری کا فرض ادا کرنا اس کا نمایاں امتیاز رہا ہے، پندرہ سال کی طویل مدت تک اس نے حفاظتی کونسل کی قراردادوں کی روشنی میں کشمیر کی آزادی کے لئے تن تنہا لیکن بڑے عزم و ہمت کے ساتھ جدوجہد جاری رکھی ہے ہر چند کہ پاکستان کو امن پسند روش ترک کرنے پر مجبور کرنے کے لئے انتہائی درجہ کی اشتعال انگیزی میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی گئی پھر بھی پاکستان نے ہمیشہ اس اشتعال انگیزی کا اثر قبول کرنے سے انکار ہی کیا اندریں حالات اس کے شہری یقیناً بدرجہ اولیٰ اس امر کے مستحق ہیں کہ اس عالمی ادارے کے بہترین مفادات کی حفاظت اور خدمت بجالانے کے تعلق میں ان پر اعتماد کیا جائے۔

ہمیں پورا اعتماد ہے کہ دنیا نے چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب سے جو توقعات وابستہ کی ہیں آپ یقیناً انہیں پورا کر دکھائیں گے۔"

(سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور ۲۱ ستمبر ۶۲ء)

حصہ آمد کے بقایا دار اصحاب کے لئے ضروری اعلان

مقامی عہدہ داران بھی توجہ فرمائیں

(از مکرم قاضی عبدالرحمٰن صاحب سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ نے اپنے فیصلہ ۸۷ مورخہ ۶۱/۱۲/۱۲ میں حصہ آمد کے بقایا داران کے متعلق بقایوں کو باقساط ادا کرنے کے لئے یہ قاعدہ بنایا ہوا ہے کہ:-

"ایسی درخواستیں مقامی امیر یا صدر یا سیکرٹری مال یا سیکرٹری وصایا کی وساطت سے آئیں اگر براہ راست ایسی درخواست موصول ہو تو اس کی تصدیق مقامی جماعت سے کروالی جائے"

اس قاعدہ کی روشنی میں دو مرتبہ اخبار الفضل محررہ ۱۰ ر جون و ۱۳ ر جون ۶۳ء میں مفصل اعلان کردیا گیا تھا کہ بقایا دار اصحاب کو اپنی درخواستوں میں کن امور کو مدنظر رکھنا چاہیئے اور سفارش کنندہ عہدہ دار احباب پر اس سلسلہ میں کیا ذمہ داری عاید ہوتی ہے مگر افسوس ہے کہ اکثر درخواستیں اور سفارشات اعلان کے مطابق موصول نہیں ہوتیں اس لئے ضرورت محسوس ہوئی ہے کہ ایک مرتبہ پھر اعلان کردیا جائے اور قاعدہ کی ذرا وضاحت کردی جائے۔

سو بقایا دار اصحاب اور عہدہ داروں کو (جن کا ذکر قاعدہ مندرجہ بالا میں ہے) یہ بات ذہن نشین کرلینی چاہیئے کہ اس قاعدہ کا مقصد ان پر کوئی بلا ضرورت اور بلاوجہ پابندی عائد کرنا نہیں ہے اور نہ ہی ان کو کسی تکلیف میں ڈالنا اس کی غرض ہے بلکہ مقصد اور غرض صرف یہ ہے کہ "بقایا دار زائد چھ ماہ" اصحاب کی طرف سے بقایوں کی رقوم کم سے کم مدت میں وصول ہو جائیں اور ان کی وصیتوں کو کسی قسم کا ضعف نہ پہنچے اور یہ اسی صورت میں ہوسکتا ہے کہ بقایا دار اصحاب اپنے اخراجات میں کچھ تنگی کرکے اور اپنی زندگیوں میں کچھ سادگی اختیار کرکے ان کے ذمہ جو بقائے ہیں ان کی ادائیگی کے لئے ایسی مناسب اقساط کے ساتھ تہیہ کریں کہ . . . ان کی وصیتوں کا حساب کم سے کم مدت میں صاف ہو جائے اور چونکہ مقامی عہدہ دار (امیر۔ صدر سیکرٹری مال۔ سیکرٹری وصایا) دفتر کی نسبت ان سے زیادہ اقرب ہیں اور ان کے حالات کو دفتر سے زیادہ بہتر سمجھتے اور جانتے ہیں اس لئے یہ انتظام کیا گیا ہے کہ بقایوں کی ادائیگی کے لئے اقساط درجہ منظور کرانے کے لئے ایسی درخواستیں ان عہدہ داروں کے توسط سے اور سفارش سے بھجوائی جائیں۔ اس وضاحت کے بعد گزارش ہے کہ بقایا دار احباب اپنی درخواستوں میں اور عہدہ دار احباب اپنی سفارشات میں امور ذیل کو مدنظر رکھ لیا کریں:-

۱۔ درخواستوں میں اس بات کو تسلیم کرلیا جائے کہ بقایا کی جس رقم کی اطلاع ان کو دفتر کی طرف سے ملی ہے وہ رقم ان کو تسلیم ہے (اگر کوئی فرق یا اختلاف ہے تو بذریعہ خط و کتابت رفع ہوسکتا ہے)

۲۔ اس بقایا کی ادائیگی کے لئے ملازم تاجر اور پیشہ ور اصحاب ایسی معقول اور معین ماہوار اقساط مقرر کریں کہ جن سے بقایا کم سے کم مدت میں ادا ہو جائے اور زمیندار احباب اس کے لئے ششماہی اقساط معین کرسکتے ہیں بعض احباب غیر معین طور پر صرف یہ لکھ دیتے ہیں کہ ہم بقایا جلدی ادا کردیں گے یا ایک دو تین سال میں ادا کردیں گے یا یہ لکھ دیتے ہیں کہ ہم اپنے ماہوار چندہ کے ساتھ کچھ نہ کچھ بقایا کے حساب میں بھی ادا کرتے رہیں گے اس قسم کی غیر معین درخواستیں بالکل بے معنی اور مہمل ہیں اور مجلس کارپرداز کے لئے قابل قبول نہیں ہر درخواست میں ماہوار یا ششماہی قسط مقرر ہونی چاہیئے

۳۔ اور یہ اقرار بھی ہونا چاہیئے کہ آئندہ ہم اپنا حصہ آمد بھی باقاعدگی سے ادا کرتے رہیں گے تاکہ بقایا بجائے بڑھنے کے ہر ماہ یا ہر ششماہی کے اختتام پر کم سے کم ہوتا چلا جائے۔

اس سلسلہ میں موصوف الصدر عہدہ داروں سے التماس ہے کہ وہ ایسی درخواستوں کو بغور ملاحظہ فرما کر سفارش کیا کریں کہ وہ اس مضمون کی حامل ہیں اور ان میں شرائط ضروریہ کی پابندی کی گئی ہے اگر کسی درخواست میں ان کے خیال میں ادائیگی بقایا کے لئے قسط کم مقرر کی گئی ہے اور موصی اس سے زیادہ قسط ادا کرنے کا متحمل ہوسکتا ہے تو نرمی اور محبت سے سمجھا کر قسط میں مناسب اضافہ کرانے کے بعد سفارش فرمائیں وصیت ایک مقدس عہد ہے جو اسلام اور سلسلہ کی خدمت کے لئے ہر موصی نے اللہ تعالیٰ سے کر رکھا ہے اس عہد کو وفاداری بلند ہمتی اور جوانمردی کے ساتھ نباہنا چاہیئے اور اولوالعزم امام کی قیادت میں جماعت کے ہر فرد کو اور بالخصوص ہر موصی کو خوب ہی اپنی اولوالعزمی کا ثبوت پیش کرنا چاہیئے اور وصیت کے حساب اور معاملہ کو کسی بھی حالت میں یہ مضحکہ خیز صورت دینے سے پرہیز کرنا چاہیئے کہ دنیا کے باقی سارے کام تو خوش اسلوبی سے سرانجام پاتے رہیں مگر اس مقدس عہد کو پورا کرنے کا فکر نہ رہے یا ایسا فکر نہ رہے جس فکر کا یہ عہد مستحق ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں اور اپنے مواعید کو سمجھیں اور یاد رکھیں اور ان سے عہدہ برآ ہونے کی فکر کرتے رہیں۔

شوریٰ انصار اللہ کے نمائندگان

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع (منعقدہ ۲۶-۲۷-۲۸ر اکتوبر) میں پروگرام کا ایک حصہ شوریٰ کے لئے مخصوص ہے جس میں ہر مجلس کی نمائندگی ضروری ہوگی قواعد کے لحاظ سے ہر بیس اراکین یا اس کی کسر پر ایک نمائندہ منتخب ہوگا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرام اور زعیم اور زعیم اعلیٰ ناظم ضلع اور ناظم اعلیٰ بحیثیت عہدہ شوریٰ کے رکن ہوں گے عہدیداران انصار اللہ سے گذارش ہے کہ مہربانی فرماکر جلد نمائندگان کے اسماء سے مطلع فرمادیں نمائندگان کی اطلاع مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ ۱۵ر اکتوبر ۶۲ء مقرر ہے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

انصاراللہ کے اعلانات :-

چند اہم تربیتی امور

*

اسلامی شعار۔ داڑھی :- حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :- خالفوا المشرکین۔ واعفوا اللحی واقصوا الشوارب۔ یعنی مشرکوں کی مخالفت کرو، ڈاڑھیوں کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو کتراؤ۔ (تجرید بخاری ص۵۰ھ)

اسلامی شعار۔ لباس :- عرب صاحب نے انگریزی وضع قطع کے متعلق ذکر کیا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا :-

انسان کو جیسے باطن میں اسلام دکھانا چاہیئے ویسے ہی ظاہر میں بھی ان لوگوں کی طرح نہیں ہونا چاہیئے جو انگریزی لباس کو یہاں تک اختیار کرتے ہیں کہ عورتوں کو بھی اس لباس اور وضع میں رکھنا پسند کرتے ہیں جو شخص ایک قوم کے لباس کو پسند کرتا ہے تو پھر وہ آہستہ آہستہ اس قوم کو اور پھر دوسرے اوضاع و اطوار حتیٰ کہ مذہب کو بھی پسند کرنے لگتا ہے اسلام نے سادگی کو پسند فرمایا ہے۔ تکلفات کو منع کیا ہے۔ (فتاویٰ جلد دوم صفحہ ۵۴)

اطاعت :- تربیت کے اہم اصولوں میں سے ایک یہ ہے کہ زیر تربیت افراد میں اطاعت کی روح ہو۔ اگر بچہ اپنے والدین اور اساتذہ کی اطاعت کرتا ہے اور ضبط و نظام میں رہتا ہے تو وہ ترقی کرتا ہے اس کے برعکس نافرمان بچہ کبھی پروان نہیں چڑھتا خدا تعالےٰ کے فرستادہ لوگ بھی جب روحانی برکات لاتے ہیں تو ان سے بھی وہی فائدہ اٹھاتے ہیں جو ان کی اطاعت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ

سچائی :- حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں :- جب عام طور پر ایک انسان راستی اور راست بازی سے محبت کرتا ہے اور صدق کو اپنا شعار بنا لیتا ہے تو وہی راستی اس عظیم الشان صدق کو کھینچ لاتی ہے جو خدا تعالیٰ کو دکھا دیتی ہے، صدق مجسم قرآن شریف ہے اور پیکر صدق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مبارک ذات ہے اور ایسا ہی اللہ تعالیٰ کے مامور و مرسل حق اور صدق ہوتے ہیں پس جب وہ اس صدق تک پہنچ جاتا ہے تب اس کی آنکھ کھلتی ہے اور اسے ایک خاص بصیرت ملتی ہے جس سے معارف قرآنی اس پر کھلنے لگتے ہیں۔ (ملفوظات حصہ اول صفحہ ۳۶۶)

پان حقہ، زردہ (تمباکو) افیون وغیرہ :- حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں :- حدیث میں آیا ہے ومن حسن الاسلام ترک ما لا یعنیہ یعنی اسلام کا حسن یہ بھی ہے کہ جو چیز ضروری نہ ہو وہ چھوڑ دی جائے اسی طرح پر یہ پان حقہ زردہ (تمباکو) افیون وغیرہ ایسی چیزیں ہیں۔ بڑی سادگی یہ ہے کہ ان چیزوں سے پرہیز کرے کیونکہ اگر کوئی اور بھی نقصان ان کا بفرض محال نہ ہو تو بھی اس سے ابتلا آجاتے ہیں اور انسان مشکلات میں پھنس جاتا ہے مثلاً قید ہو جائے تو روٹی تو ملے گی لیکن بھنگ چرس یا اور منشی اشیا نہیں دی جائیں گی یا اگر قید نہ ہو کسی ایسی جگہ میں ہو جو قید کے قائم مقام ہو تو پھر بھی مشکلات پیدا ہو جاتے ہیں۔ (فتاویٰ صفحہ ۲۹)

تعلیم :- حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں :- دیکھو میں بہت خوشی سے خبر دیتا ہوں کہ تمہارا خدا درحقیقت موجود ہے اگرچہ سب اسی کی مخلوق ہے لیکن وہ اس شخص کو چن لیتا ہے جو اس کو چنتا ہے وہ اس کے پاس آجاتا ہے۔ جو اس کو عزت دیتا ہے وہ اس کو بھی عزت دیتا ہے۔ (کشتی نوح ۲۲)

(قائد تربیت انصاراللہ مرکزیہ)

دعائے نعم البدل

برادر اکبر مرزا مشتاق احمد صاحب سیکرٹری مال حویلیاں ضلع ہزارہ کے ہاں دختر ۱۰ ستمبر کو پیدائش کے بعد چند گھنٹے زندہ رہ کر وفات پا گئی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون،

احباب کرام دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے اور نعم البدل عطا کرے،

(خاکسار مرزا خلیل احمد پسر مرزا گلزار حسین صاحب ساکن دولیال حال حویلیاں)

تلاش گمشدہ :- میرا لڑکا بشیر احمد چہرہ گول رنگ گندمی عمر ۱۵ سال تہبند خاکی قمیض خاکی قد قریباً ساڑھے چار فٹ ۲۱ اگست سے غائب ہے اگر کسی دوست کو اس کا علم ہو جائے تو مہربانی فرما کر درج ذیل پتہ پر اطلاع پہنچا کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (مبارک احمد صاحب راجپوت احمدی نمبردار چک ۹۸ شمالی ڈاکخانہ چک ۹۹ شمالی ریلوے سٹیشن ہنڈیوالی ضلع سرگودھا)

چندہ مساجد ممالک بیرون ادا کرنے کی برکات

مکرم شیخ بشیر احمد صاحب آزاد انبالوی رئیس ڈیرہ منڈی مریدکے ضلع شیخوپورہ اپنے گرامی نامہ مورخہ ۱۶/۹/۶۲ میں تحریر فرماتے ہیں :-

"مجھے چونکہ ذاتی تجربہ ہے اور میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس تجربہ کی بناء پر بہت زیادہ مستفید ہو چکا ہوں۔ یعنی مسجد احمدیہ جرمنی میں نام کندہ کروانے کے لئے چندہ ادا کرکے دینی اور دنیاوی فوائد اپنی امید سے بڑھ کر حاصل کر چکا ہوں اس لئے میرے اس وقت خواہ کیسے ہی مایوس کن حالات ہیں میں سیدنا حضرت اقدس حضور پرنور خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منشاء کے تحت اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر بیقین کے ساتھ مبلغ تین صد روپے ادا کرنے کا وعدہ کرتا ہوں کہ میں انشاء اللہ تعالیٰ یہ ۳۰۰/- روپیہ برائے تعمیر مسجد سوئٹزرلینڈ قسط وار ادا کردوں گا۔"

قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محترم شیخ صاحب موصوف کو کے اخلاص اور اموال میں زیادہ سے زیادہ برکت ڈالے اور انہیں اور ان کے تمام خاندان کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں اور برکتوں سے نوازتا رہے۔ آمین۔

دیگر مخیر احباب بھی تعمیر مساجد ممالک بیرون کے صدقہ جاریہ میں اپنی اور اپنے مرحوم بزرگوں کی طرف سے حصہ لے کر دائمی ثواب حاصل کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ملازم حضرات کی سالانہ ترقی اور مساجد ممالک بیرون

ملازم حضرات کے لئے نیک نمونہ

مکرم ڈاکٹر غلام محمد صاحب صادق معلم وقف جدید چک ۳۹ S.B ضلع سرگودھا اپنے مکتوب گرامی مورخہ ۱۲/۹/۶۲ میں تحریر فرماتے ہیں :-

"آج روزنامہ الفضل مورخہ ۱۱ ستمبر ۶۲ء صفحہ ۶ کالم ۲ پر "نیکی کے کام میں دیر کیوں" کا عنوان مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ کی طرف سے پڑھا . . . تو خاکسار کے دل میں سخت ندامت محسوس ہوئی اور اپنی غفلت و کاہلی پر بہت افسوس ہوا اور باوجود سخت مالی تنگی و پریشانی کے (سالانہ ترقی خاکسار کی مبلغ ۵/- روپیہ جو جنوری ۱۹۶۲ء میں ہوئی) اس غفلت کے ازالہ کے لئے ناچیز نے بجائے ۵/- روپیہ کے ۱۰/- روپیہ برائے مساجد بیرون ادا کر دیئے ہیں۔"

اللہ تعالےٰ موصوف کو ان کی اس نیکی کا بہترین اجر عظیم عطا فرمائے اور آپ کی جملہ مالی مشکلات اور پریشانیوں کو دور فرماتے ہوئے ہمیشہ انہیں اور ان کے خاندان کو اپنے خاص فضلوں اور رحمتوں سے نوازتا رہے آمین۔ دیگر ملازمین حضرات بھی اپنے آقا حضرت امیرالمؤمنین المصلح الموعود کے حسب ذیل فرمودہ ارشاد پر ہمیشہ عمل پیرا ہو کر اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں کے وارث ہوں اللہ تعالیٰ توفیق بخشے حضور انور فرماتے ہیں :-

"ملازمین کو ہر سال جو سالانہ ترقی ملے اس میں سے پہلی ترقی مساجد (ممالک بیرون) کی تعمیر کے لئے دیا کریں"

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

مومن یاددہانی سے فائدہ اٹھاتے ہیں

مکرمی منظور احمد خان صاحب خزانچی صدر انجمن احمدیہ ربوہ اطلاع دیتے ہیں کہ :-

"آپ کی طرف سے جلسے اور یاددہانی وغیرہ ہوتی رہے تو کچھ نہ کچھ فائدہ ہی رہتا ہے کل مغرب کے بعد جلسہ سننے پر تحریک کے اصول اور اس پر عمل کرنے کی تحریک پھر سے دل میں پیدا ہوئی۔ اور بعض اخراجات کو کم کرکے اور قرض لے کر مساجد بیرون اور تحریک جدید کا چندہ ادا کر رہا ہوں۔"

مکرمی منظور احمد صاحب نے ۳۰/- روپے وعدہ کی بجائے ۴۰/- روپے چندہ تحریک جدید ادا کر دیا ہے جو آپ کی آمد کے ۱/۵ حصہ سے زائد ہے

احباب کرام ان کے لئے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ان کی جملہ پریشانیوں کو دور فرما کر ان کے لئے بہتری کے سامان پیدا فرمائے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

درخواست دعا

میری والدہ کی صحت کچھ عرصہ سے خراب ہے ان کی کامل صحت یابی کے لئے احباب جماعت اور درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے (جمعدار محمد یوسف ڈرائیور حضرت میاں ناصر احمد صاحب ربوہ)

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس ایک روپے ۱۹/-

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

سیدنا حضرت اقدس خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد مبارک کے مطابق تعمیر مساجد میں حصہ لینا صدقہ جاریہ کا حکم رکھتا ہے۔ اس سلسلہ میں جن مخلصین نے پانچ یا پانچ روپیہ سے زائد چندہ دیکر حصہ لیا ہے۔ ان کے اسماء گرامی حسب ذیل ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرت۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۵۳۱۔ مکرم ٹھیکیدار محمد حنیف صاحب احمد نگر ضلع جھنگ .. ۔۔ ۵
۵۳۲۔ مکرم ملک غلام نبی صاحب آف ڈسکہ ربوہ " " .. ۔۔ ۵
۵۳۳۔ احباب جماعت احمدیہ نیلہ گنبد لاہور بذریعہ مکرم میاں محمد یحیٰ صاحب .. ۔۔ ۶
۵۳۴۔ مکرم شیخ محمد شریف صاحب پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لاہور .. ۔۔ ۱۵
۵۳۵۔ مکرم میاں محمد سعید صاحب ملتان شہر .. ۔۔ ۶
۵۳۶۔ مکرم چوہدری ہدایت اللہ صاحب چک ۳۵ جنوبی ضلع سرگودہا شہر .. ۔۔ ۵
۵۳۷۔ محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ زوجہ " " " " .. ۔۔ ۶
۵۳۸۔ محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ بنت " " " " .. ۔۔ ۶
۵۳۹۔ مکرم میاں حیات محمد صاحب ابن " " " " .. ۔۔ ۵
۵۴۰۔ محترمہ امۃ الحفیظ بیگم جمعدار راجہ محمد یوسف صاحب تعلیم الاسلام کالج ربوہ .. ۔۔ ۵
۵۴۱۔ مکرم فلاح الدین صاحب ابن مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس ربوہ .. ۔۔ ۵
۵۴۲۔ مکرم آغا محمد عبداللہ صاحب نواب شاہ سندھ۔ .. ۔۔ ۲۰
۵۴۳۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ چوہدری ضیاء الحق صاحب دھرم پورہ لاہور -- ۔۔ ۱۰

جیت اسی کی ہے جو وقت کی قدر کرے

کسی زندہ فرد یا جماعت کا بہترین سرمایہ "وقت" ہوا کرتا ہے۔ جیت نے ہمیشہ اسی کا ساتھ دیا ہے۔ جس نے وقت کی قدر کی۔ ہم انصار اللہ کے ارکان زندگی کا کافی حصہ گزار چکے ہیں اب جس مرحلہ سے ہم گزر رہے ہیں۔ اس کا تقاضا ہے کہ اب ہم اپنی بقیہ زندگی کا ایک لمحہ بھی رائیگاں نہ جانے دیں اور اپنی خوشی سے قبول کی ہوئی ذمہ داریوں کو اس تیزگامی سے سنبھالنے کی کوشش کریں کہ خدا تعالےٰ ہماری گذشتہ کوتاہیوں اور کمیوں کو بھی محض اپنے فضل سے پورا فرمادے۔ میرے نزدیک اس کی بہترین صورت یہی ہو سکتی ہے کہ جہاں زندگی کا ایک ایک لمحہ اپنی ذات کے لئے بہترین رنگ میں صرف ہو وہاں ہماری کوشش یہ بھی ہونی چاہیئے کہ ہمارا فارغ وقت مخلوق خدا کے کام آئے اور اس مقصد کے لئے ہزاروں راہیں پیدا کی جا سکتی ہیں۔ وما توفیقنا الا باللہ العلی العظیم۔

قائد مجلس انصار اللہ مرکزیہ

۵۴۴۔ مکرم مستری عبدالرحیم صاحب دھرم پورہ لاہور .. ۔۔ ۱۰
۵۴۵۔ مکرم سید تفضل حسین صاحب اسلامیہ پارک لاہور .. ۔۔ ۱۰
۵۴۶۔ مکرم ملک نصیر احمد صاحب " .. ۔۔ ۶
۵۴۷۔ مکرم سید ناصر احمد صاحب انجینئر ماڈل ٹاؤن لاہور .. ۔۔ ۵۰
۵۴۸۔ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ زوجہ ڈاکٹر عبدالحمید صاحب آف چاکانگ حال ماڈل ٹاؤن لاہور .. ۔۔ ۲۵
۵۴۹۔ مکرم چوہدری محمد ارشد صاحب زاہد ڈسپنسر گولبازار ربوہ .. ۔۔ ۵
۵۵۰۔ مکرم چوہدری محمد مختار صاحب جھنگ صدر

(وکیل المال اول تحریک جدید)

قابل اعتماد کوالٹی قابل اعتبار نام

ٹریٹ بلیڈ کو برسوں سے آپ کا اعتماد حاصل ہے۔ آسان سہل شیو کے لئے ٹریٹ بلیڈ کی رواں اور تیز دھار، برسوں کے تجربات، معیاری انجینئرنگ اور ساخت کی ہر منزل پر کوالٹی پر پوری توجہ دیتے رہنے سے حاصل ہوئی ہے۔ اعلیٰ ترین فولاد سے بنائے ہوئے ٹریٹ بلیڈ اپنے داموں سب سے اعلیٰ۔

ٹریٹ بلیڈ

۵ آنے یا ۳۱ پیسے کے ۵ بلیڈ
۱۰ آنے یا ۶۲ پیسے کے ۱۰ بلیڈ

ہر چہرے کے لئے موزوں

PRESTIGE T.B 19/62

ڈرائیور کی ضرورت

ایک تجربہ کار احمدی ڈرائیور کی ضرورت ہے جو بس اچھی طرح چلا سکتا ہو۔ تنخواہ لیاقت کے مطابق دی جائے گی۔ درخواستیں اپنے حلقہ کے امیر صاحب یا پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق سے بھجوائی جائیں

مرزا رفیق احمد ربوہ

مقصد زندگی و احکام ربانی

اسی صفحہ کا رسالہ کارڈ آنے پر مفت

عبداللہ الٰہ دین سکندرآباد دکن

الفضل میں اشتہار

دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں (مینجر)

تعمیر مسجد دار الرحمت وسطی ربوہ کے سلسلے میں

ضروری اعلان

خدا تعالیٰ کے فضل سے مسجد دار الرحمت وسطی ربوہ کی تعمیر کا کام عنقریب شروع کیا جا رہا ہے۔ چند ایک مخیر احباب و خواتین نے اچھی خاصی رقمیں مسجد کے لئے دی ہیں۔ ایک عزیز جماعتی دوست بابا رحمت علی صاحب نے بوساطت مکرم شیخ ضیاء الحق صاحب انجنیئر گنبٹ ملز حیدر آباد مبلغ -/۵۰۱۰ روپے چندہ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ محلہ کے احباب و خواتین سے درخواست ہے۔ خواہ وہ ربوہ میں رہائش رکھتے ہوں یا کاروبار کے سلسلہ میں ربوہ سے باہر ہوں کہ اپنے محلہ کی اس مسجد کی تعمیر میں زیادہ سے زیادہ مدد فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ تا کہ ہمیں کام شروع کر کے رقم نہ ہونے کی وجہ سے ادھورا چھوڑنا پڑے۔

(خاکسار محمد شفیع صدر دار الرحمت وسطی ربوہ)

نظارت تعلیم کے اعلانات

۱۔ داخلہ طبیہ کالج لاہور

گورنمنٹ کا منظور شدہ اور امدادی ادارہ۔ حکیم حاذق کلاس۔
شرائط: میٹرک یا اورنٹیل زبانوں کا ڈپلومہ ہولڈر
پراسپکٹس ۵۰ پیسے ہیں۔ (پ۔ ٹ۔ ۲۳/۹/۶۲)

۲۔ وائی (Y) کیڈٹ سکیم

دسواں داخلہ۔ حال و سابق فوجیوں کے بیٹوں اور دیگر رشتہ دار لڑکوں کے لئے
شرائط: میٹرک۔ عمر ۱/۱۰/۶۲ کو ۱۷ تا ۲۰ غیر شادی شدہ۔ تنخواہ بھرتی ہونے پر اور دوران ٹریننگ -/۳۵ بعد ٹریننگ -/۱۰۰ ماہوار۔ رہائش اور راشن وردی سرکاری
فارم و درخواست نزدیک ترین دفتر بھرتی سے۔ درخواستیں ۱۳/۱۰/۶۲ تک (پ۔ ٹ ۲۳/۹/۶۲)

خروشیف پر چین سے غداری کا الزام

لندن ۲۳ ستمبر۔ البانیہ کے اخبارات میں سوویٹ وزیر اعظم پر پہلی بار کھلے بندوں الزام لگایا گیا ہے کہ انہوں نے بھارت کو اسلحہ فروخت کر کے چین سے غداری ہے۔ یقیناً یہ الزام چینی لیڈروں کے ایما پر لگایا گیا ہے۔ جب سے چین اور روس میں اختلافات پیدا ہوئے ہیں روسی لیڈروں پر کبھی اس قدر سنگین الزامات عائد نہیں کئے گئے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ وزیر اعظم خروشیف بھارت کے رجعت پسند حلقوں کے ہاتھوں اسلحہ اور طیارے فروخت کر رہے ہیں جو بالآخر کمیونسٹ چین کے خلاف استعمال کئے جائیں گے۔ یہ الزامات البانوی کمیونسٹ پارٹی کے اخبار میں شائع ہوئے ہیں۔ یاد رہے کہ چین نے حال میں روس سے کہا ہے کہ وہ کمیونسٹ چین میں اپنے کچھ قونصل خانے بند کر دے۔

مشرقی پاکستان میں سیلابوں سے دو ارب کا نقصان

لاہور ۱۴ ستمبر۔ مرکزی وزیر تجارت مسٹر وحید الزمان نے بتایا ہے کہ مشرقی پاکستان میں حالیہ سیلابوں سے دو ارب روپے کا نقصان ہوا ہے صورت حال ابھی تک کافی خراب ہے مگر حکومت ہر ممکن امدادی اقدام کر رہی ہے۔ وبائی امراض کے خلاف تمام احتیاطی تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں۔ امداد دینے والے باشندوں کو بھی طبی سہولتیں بہم پہنچائی

حکومت طلباء کی بھلائی کی خواہاں ہے

راولپنڈی ۲۳ ستمبر۔ وزیر اطلاعات اور تعلیم مسٹر فضل القادر چوہدری نے طلباء کو یقین دلایا ہے کہ حکومت کا ہر متعلقہ رکن ان کی بھلائی کا خواہاں ہے کیونکہ طلباء کی بھلائی قوم کی بھلائی ہے۔ طلباء کے یوم مطالبات پر ایک پیغام میں آپ نے کہا ہے حکومت کی قطعاً یہ خواہش نہیں کہ طلباء پر کسی طرح سختی کی جائے۔ جہاں تک تعلیمی کمیشن کی سفارشات کا تعلق ہے اس ضمن میں بھی کوئی ایسا قدم نہیں اٹھایا جائے گا جس سے طلباء یا ان کے سرپرستوں کو کسی مشکل کا سامنا کرنا پڑے۔ سیاست کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے طلباء کو مشورہ دیا ہے کہ وہ پہلے اپنی تعلیم مکمل کریں۔ پھر سرگرمی سے سیاست میں حصہ لیں۔ وزیر تعلیم نے طلباء کو یاد دلایا کہ ان کا کام ملک کی سالمیت اور استحکام کو مضبوط بنانا ہے اور اپنے آپ کو اس کام کے لئے تیار کرنا ہے۔ جو مستقبل میں ان سے لیا جائے گا

بجلی گرنے سے پانچ ہلاک متعدد زخمی

رو ہیکھنڈ ۲۳ ستمبر۔ جونا گڑھ میں اونا کی بستی میں جمعرات کو بجلی گرنے سے چار افراد ہلاک اور آٹھ زخمی ہوئے۔

خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

تفصیل چندہ وقف جدید

دوستوں کو بار بار لکھا جا چکا ہے کہ تفصیل چندہ کے ساتھ ہی ارسال کر دیا کریں لیکن دیکھا گیا ہے کہ بعض جماعتیں اس پر عمل نہیں کرتیں جس کے نتیجہ میں تمام رقم سیکرٹری مال کے نام پر کھاتہ میں درج کر دی جاتی ہے۔ یہ اعلان پڑھ کر جن دوستوں نے ابتک تفاصیل روانہ نہیں کیں وہ اب ارسال فرما دیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

(ناظر مال وقف جدید)

ضرورت اسلام کے لئے ایک چھوٹی بچی کا قابل قدر نمونہ

محترم مولانا ابو العطاء صاحب پانچ روپے ارسال فرماتے ہوئے مطلع فرماتے ہیں:-

"میری سب سے چھوٹی بچی عزیزہ امۃ الرفیق جماعت سوم نے اپنے جمع کردہ پیسوں میں سے مجھے یہ پانچ روپے دئیے ہیں اس کی طرف سے آپ یہ رقم تحریک جدید میں درج فرمائیں۔ عزیزہ امۃ الرفیق کی عمر سات برس ہے۔"

قارئین کرام دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ عزیزہ کو نیکیوں میں ترقی کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اسے روشن و بابرکت مستقبل عطا فرمائے۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

درخواست دعا

گذشتہ جمعہ کو برادرم مکرم ڈاکٹر حاجی سید جنود اللہ صاحب ڈینٹل سرجن سرگودہا پر دل کا شدید حملہ ہوا لیکن بروقت طبی امداد ملنے پر شام کو طبیعت سنبھل گئی اور اس کے بعد طبیعت ٹھیک ہے لیکن ڈاکٹروں نے کم سے کم ۳ ہفتے آرام کرنے کا مشورہ دیا ہے حتیٰ کہ چلنا پھرنا بھی بند کر دیا ہے۔ ڈاکٹری تشخیص یہ ہے کہ سانس کی نالی میں چربی کا اثر ہے۔ احباب جماعت دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔ (سید بشیر احمد شاہ مینیجر دواخانہ خدمت خلق ربوہ)

پاکستان ویسٹرن ریلوے ـــــ لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

منٹگمری۔ لاہور سیکشن پر پتوکی سے رائے ونڈ تک ۱۰۰ پونڈ کی ریل بچھانے کے سلسلے میں میٹریل اور مزدوروں کو لانے لے جانے کے لئے موٹر ٹرک اور ٹریکٹر مع ٹریلر ۱۸ ہارس پاور کی فراہمی کے لئے سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔

ٹنڈر ۳ اکتوبر ۱۹۶۲ء کو ساڑھے بارہ بجے کھولے جائیں گے جن کے لئے ٹنڈر فارم زیر دستخطی کے دفتر میں ورکس اکاؤنٹس سیکشن سے ۳ اکتوبر ۱۹۶۲ء ساڑھے گیارہ بجے تک دستیاب ہو سکتے ہیں۔

زر بیعانہ -/۱۰۰۰ روپے ڈویژنل پے ماسٹر پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور کے پاس ٹنڈر فارم خریدنے سے پیشتر جمع کرا دینا چاہیئے۔

مفصل شرائط زیر دستخطی کے دفتر میں کسی بھی یوم کار کو دیکھی جا سکتی ہیں۔

(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پاکستان ویسٹرن ریلوے۔ لاہور)

ٹریفک حادثات میں ۶۵ ہزار افراد ہلاک

سٹراس برگ ۲۲ ستمبر۔ مصدقہ اعداد و شمار کے مطابق ۱۹۶۱ء کے دوران یورپ میں ٹریفک کے حادثات میں ۶۵ ہزار افراد ہلاک ہوئے زخمی ہونے والوں کی تعداد پندرہ لاکھ سے زیادہ تھی۔ اس کا انکشاف "ٹریفک کے حادثات سے بچاؤ" کمیٹی کی رپورٹ میں کیا گیا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اب کار نے تلوار کی جگہ لے لی ہے اور اسکے باعث حادثات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ ان ۶۵ ہزار افراد میں سے بیشتر کی عمر بیس اور پچیس سال کے درمیان تھی۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴